U55788

Title – Prem Darpan.

Creator – Krishan Parshad Shaad.

Publisher – Matba Ahmadiya (Hyderabad

Date – 1345

Pages – 26

Subject – Urdu Shayari – Majmua Kalaam

نظم و النشاء

۱۳۲۵ھ

مسمّٰی ابجد

پریم درپن

از تصنیفات ہز ایکسلنسی مہاراجہ راجایان سر کشن پرشاد مہاراجہ بہادر
یمین السلطنت جی سی، آئی ای، کے سی، آئی ای
المتخلص بہ شاد صوفی تلمیذ حضرت آصف غفران مکان علیہ الرحمہ

باہتمام احمد حسین جعفر علی تاجر کتب چارمینار حیدرآباد دکن
مطبوعہ مطبع احمدیہ چارمینار

پریم درپن

بادۂ الفت کے متوالے
ساقی ہم ہیں محبت والے

بے کینہ ہے اپنا سینہ
یہ ہے جواہر کا گنجینہ

دختر رز پر آنکھ پڑی ہے
دیکھو کہاں تقدیر لڑی ہے

ساقی ہے میرا متوالا
قدرت والا ہمت والا

بزم ازل پر میری نظر ہے
میکدہ میرا عالم فر ہے

رند ہیں تیرے تجھے شرابی — مے کے لئے ہے یہ بیتابی

بھٹی پہ تیری آئے ہوئے ہیں — جام سے آنکھ لڑائے ہوئے ہیں

چہرہ پہ سرخی آئی ہوئی ہے — کالی بدلی چھائی ہوئی ہے

میں ہوں حامد میں ہوں صوفی — عارف بیخود مجنوں صوفی

دیکھتا ہوں وحدت میں کثرت — کثرت میں پاتا ہوں وحدت

میرا ظاہر ہے کثرت میں — میرا باطن ہے وحدت میں

خمخانہ کی خبر سناؤں — اپنی بیتی تجھ کو سناؤں

مجھ سے سن میں کون ہوں کیا ہوں — رنگ پریدہ کی میں صدا ہوں

اک آوازِ شکستِ دل ہوں — نغمہ سازِ شکستِ دل ہوں

باغ میں گل ہوں گل میں بو ہوں — خندۂ جام و جوشِ سبو ہوں

نقشِ طلسمِ جلد نیست فنا ہوں — اصل بقا ہوں شکل فنا ہوں

سوز کہیں ہوں ساز کہیں ہوں — راز کہیں ہمراز کہیں ہوں

گیتی کی آبادی میں ہوں — ہستی کی آزادی میں ہوں

ہستی میری شانِ خدا ہے — روح مری فرمانِ خدا ہے

میں ہوں شہودِ شہرِ حقیقت — راہرو بیدائے طریقت

ہادی ہوں میں راہِ فنا کا — جادہ ہوں میں ملکِ بقا کا

بادیہ گردی مجھ سے سیکھو — راہ نوردی مجھ سے سیکھو

میرے لئے گیتی کو سنوارا — میں ہوں فضائے کن کا تارا

باغ میں ہوں میں باد بہاری | قدرت کی ہوں اک گلکاری
میں ہوں ہندو میں ہوں مسلمان | ہر مذہب ہے میرا ایمان
شاد کا مذہب شاد ہی جانے | آزادی آزاد ہی جانے
عبرت خیز کہانی میری | سن تو لیجے زبانی میری
حال جو ہے آشفتہ میرا | راز یہ ہے ناگفتہ میرا
مٹنے کو اب نام و نشان ہے | خواب ہمارا کیسا گراں ہے
قوم کا میں اک نوحہ سرا ہوں | دل ہوں میں اور غم سے بھرا ہوں
قوم کی حالت ہو گئی ابتر | بگڑا ہے بن بن کے مقدر
ساکت ہم ہیں اپنی خبر میں | غیروں کے ہیں عیب نظر میں

مٹنے لگا ہے آگے بڑھ کر — گھٹنے لگا ہے دریا چڑھ کر

خضر کو ہے گمراہی کا ڈر — ہادی ہیں خود طالبِ رہبر

خوب ہوئی اصلاحِ ملّی — قوم نے کی معکوس ترقی

ہندو مسلم ایک تھے پہلے — بیر نہ تھا کچھ نیک تھے پہلے

پہلے تھے اک جان و قالب — باہم تھا اک ایک کا طالب

قوم پرستی اپنی روش تھی — مذہب و ملت ہی کی کشش تھی

بغض و حسد سے پاک تھا سینہ — دل سب کا تھا صاف آئینہ

دونوں باہم شیر و شکر تھے — صاحبدل تھے اہلِ نظر تھے

خلق و کرم پر اپنا عمل تھا — آج نہیں وہ لطف جو کل تھا

ہے دلدوز فسانہ اپنا | غمکدہ ہے خمخانہ اپنا

عہد اکبر بھول گیا کیا | دورِ گزشتہ آہ ہوا کیا

اکبر کی یہ پالیسی تھی | ہٹی دیکھ ہٹی لی تھی

راجہ مان و جگت سنگھ کیا تھے | دربار اکبر کی ضیا تھے

راجہ ٹوڈرمل بھی رتن تھے | اکبر بازو پہ جوشن تھے

بیربر اکبر کا تھا ارگن | وہ تھا سلطان یہ تھا برہمن

بڑے بڑے عزیز دل تھے ہندو | طاقتِ دل تھے قوتِ بازو

دلسوزی تھی ہمدردی تھی | ایک کو اک کی ہمدردی تھی

منشا یہ تھا مطلب یہ تھا | اکبر شاہ کا مذہب یہ تھا

اک نادر قصہ میں سناؤں ‏ ‏ دیکھا نہیں جو تم کو دکھاؤں

بہر شکار اک روز جہانگیر ‏ ‏ آیا بن میں طالب نخچیر

شاہنشاہ ہندوستان تھا ‏ ‏ رعب شہی چتون سے عیاں تھا

تازی گھوڑا زیر ران تھا ‏ ‏ تخت سلیمان تھا کہ رواں تھا

آپ کہیں تھا فوج کہیں تھی ‏ ‏ بحر کہیں تھا موج کہیں تھی

لو کے سبب تھی دھوپ میں حدت ‏ ‏ پھونک رہی تھی پیاس کی شدت

شہ کا رخ سونلایا ہوا تھا ‏ ‏ منہ پہ پسینہ آیا ہوا تھا

تر سارا ملبوس ہوا تھا ‏ ‏ جینے سے مایوس ہوا تھا

ایک خیاباں دور سے دیکھا ‏ ‏ گھوڑا اڑا کر واں تک پہنچا

دیکھا پختہ اک مندر ہے | مندر کیا ہے خوش منظر ہے
سامنے اسکے چشمہ ہے جاری | اور تر و تازہ پھولوں کی کیاری
برگد کا واں ایک شجر ہے | جسکے سایہ میں اک گھر ہے
دیکھا واں اک حور لقا کو | حسن کی دیوی ہوش ربا کو
سر سے پا تک نور کی صورت | تھی وہ پری یا حور کی صورت
ماتھے پر چندن کا ٹیکا | جس سے قمر کا رنگ ہو پھیکا
میلی سی بوسیدہ ساری | اسپہ بھی صورت پیاری پیاری
تھا ایسا سنسان وہ صحرا | ہوتا تھا اسپر دھوکا پری کا
شہ نے دل آویز نظر سے | دیکھا تو پایا بڑھ کے قمر سے

سادگی اس کے پیراہن پر
حسن فدا بیساختہ پن پر

روپ سنگارا نام تھا اس کا
کہتے تھے سب پیاری روپا

شاہ کے چہرہ پر جو نظر کی
خوف و خطر سے وہ کانپ اُٹھی

شرم و حیا یا رعب شہی سے
آنکھ جھکا لی اُس لڑکی نے

دیکھ جہانگیر اسکی یہ حالت
کہنے لگا اس سے بہ محبت

میں ہوں مسافر رہ گم کردہ
بھول کے رستہ یاں آنکلا

تشنہ جگر کی آگ بجھا دے
بیٹی تھوڑا پانی پلا دے

ہو کے مودب بولی وہ لڑکی
آپ مسافر ہیں میں سمجھی

بہتر ہے گھوڑے سے اتریے
پانی ابھی لاتی ہوں گھر سے

گھوڑے سے جب وہ اتر آیا
باندھا فرس کو دیکھ کے سایا

لڑکی گھر میں گئی اور آئی
کھانا پانی جا کر لائی

تھالی میں دو روٹیاں جو کی
ایک طرف تھوڑی سی بھاجی

پیتل کی لٹیا میں پانی
لائی اور ادب سے بولی

باسی منہ تو نہ پانی پیجیے
ٹکڑا روٹی کا کھا لیجیے

تھی درخواست محبت آگیں
کر نہ سکا رد شاہ جہاں بیں

کھانے لگا وہ جو کی روٹی
بھولا لطف طعام شاہی

غور سے دیکھا کی وہ لڑکی
کی مہماں کی خاطر داری

ہاتھ میں تھی سلطان کی انگوٹھی
جس پر تھا یاقوت عراقی

آنکھ پڑی لڑکی کی اس پہ — گھر میں گئی اور آئی باہر
کاغذ کا اک بستہ لائی — بستہ تھا اس کا آبائی
کاغذ اک اس میں سے نکالا — لکھنے لگی وہ چار دو سالہ
شاہزادہ ادھر تھا ششدر — سوچ رہی تھی یاں کچھ وہ مختصر
بولی ادب سے وہ مہ پارا — دیکھوں ذرا میں ہاتھ تمھارا
شہ نے دہنا ہاتھ بڑھایا — ہاتھ کا لکھا اس کو دکھایا
ہاتھ جو دیکھا دل کو سنبھالا — کاغذ پھر اک اور نکالا
زائچہ اس کاغذ میں بنا تھا — چہرہ سے شہ کے اس کو ملایا
لانے لگا اب رنگ خوشی کا — ہنس مکھ چہرہ اس لڑکی کا

جوش میں اُٹھی وہ مہ پارا — اٹھی اور کسی کو پکارا

مندر سے اک بڑھیا نکلی — خندہ لب خندہ پیشانی

رخ سے عیاں آثار شرافت — آنکھ سے پیدا شان جلالت

آئی اور بیٹی سے پوچھا — یہ نو وارد کون ہے روپا

شاہنشہ نے دیکھ کے چہرا — سر بہر تسلیم جھکایا

بولا میں ہوں ایک سپاہی — دور افتادہ لشکر شاہی

دہلی کا ہوں رہنے والا — رنج و مصیبت سہنے والا

رستہ بھولا ادھر آ نکلا تو — پائی راحت دل ہوا ٹھنڈا

شکر گزار اس لڑکی کا ہوں — دل سے ہوں میں اسکا ممنون

کھانا کھلایا پانی پلایا
ایک مسافر کا غم کھایا

ہنسنے لگی یہ سنکر روپا
سر کو جھکایا ہاتھ کو جوڑا

بولی میں پہچان گئی ہوں
سچ کہتے ہو کیونکر مانوں

میرے پتا نے جو تھا بتایا
ہاتھ بھی مجھ کو تم نے دکھایا

دیکھے یہ ہے زائچہ ان کا
علم غلط کچھ ہو نہیں سکتا

تم ہو شاہنشاہ ہمارے
اندا تا ہو واہ ہمارے

دیکھ کے لڑکی کی یہ ذکاوت
دل میں ہوا خوش آئی محبت

بولا ضعیفہ سے پھر ہنسکر
اپنا حال کہو کچھ مادر

غیر آباد یہ جنگل سونا
آدم زاد جہاں ناپیدا

گرگ و پلنگ و شیر کا مسکن — ہاں بیٹی کا ہو یہ مامن

قوت کا آخر کیا ہے ذریعہ — بانی کون ہے اس مندر کا

بولی ضعیفہ لیکے سہارا — پوچھتے کیا ہو حال ہمارا

کوئی نہیں دنیا میں اپنا — حال سناؤں اپنا تمھیں کیا

گاؤں کے جو ہیں رہنے والے — کھانے کو کچھ ہیں دے جاتے

ہم میں کبھی تھی دولتمندی — حاصل تھی ہم کو خورسندی

پنڈت گیانی بیاس اک عالم — بیجاپور کے شاہی منجم

ناخوش ہو کے چھوڑ کے گھر در — اس جنگل میں بس گئے آکر

بیٹی کو بھی علم سکھایا — جو سیکھے تھے اس کو بتایا

ایکدن میرے پتی پنڈت جی ۔ کہنے لگے بیٹی سے اپنی
زائچہ اس دھرتی کا بتاؤ ۔ میں بھی بناؤں تم بھی بناؤ
اس نے زائچہ ایک بنایا ۔ باپ کو اپنے لاکے دکھایا
باپ نے اپنا اور رویا کا ۔ زائچہ بالکل یکساں پایا
کہنے لگے چھاتی سے لگاکر ۔ بیٹی تیرا بخت ہے یاور
بعد مرے آسودہ رہے گی ۔ عیش میں تو آلودہ رہیگی
نام کو میرے زندہ رکھیگی ۔ تارے کو تابندہ رکھیگی
دیتا ہوں میں تجھکو خبر اب ۔ لکھ رکھ اس کو سمجھکر مطلب
ایکدن ایسا ہے آنیوالا ۔ بگڑے کام بنانے والا

ہوگا مہمان شاہ دہلی
اُس کی کریگی تو مہمانی ہر

ہاتھ میں اسکے ہوگی انگوٹھی
جسکا نگین یاقوت ہے اصلی

تیری کفالت بھی وہ کریگا
لطف و مروت بھی وہ کریگا

آپ کو روپا نے پہچانا
ہاتھ کو جب دیکھا تو جانا

آپکا کہنا میں ہوں سپاہی
دور افتادہ لشکر شاہی

کون اس کو تسلیم کرے گا
آپ ہمارے ہیں اندا تا

شاہنشاہ ہنسا اور بولا
کوئی بھی ہوں میں اُس سے غرض کیا

آج سے تم اماں ہو میری
روپا میری بیٹی حقیقی

پھر وہ انگوٹھی شہ نے اُتاری
بیٹی کہہ کر اُس کو دیدی

گرنے لگی قدموں پر روپا اشک مسرت سے منہ دھویا
شاہ نے اسکے سر کو اٹھا کر پیار کیا چھاتی سے لگا کر
ناگہہ اک آواز بگل کی مندر کے نزدیک سے آئی
دستہ سواروں کا بھی آیا خوش ہوئے سب جب شاہ کو پایا
سامنے آکر کی صف بندی فوج نے بڑھ کے سلامی اتاری
کوہستانی میدان گونجا شاہنشاہ سلامت باد
بولی ضعیفہ سنکر شاہا ہوکے رہا جو رب نے چاہا
میرے نبی کا علم تھا سچا کھل گیا اب تو راز تمہارا
بیشک ایک سپاہی ہو تم خادم فوج شاہی ہو تم

کر نہ سکا پوشیدہ راز اب | کہنے لگا شہ اس سے یہ سب

مائی سچ ہے یہ ساری تحریر | شاہ دہلی میں ہوں جہانگیر

بولی ضعیفہ پھر روبا سے | شہ کی امانت شاہ کو دیدے

اک خط لائی جا کر رو یا | شہ کو دیا وہ شاہ نے کھولا

فارسی اسکی عبارت دیکھی | کاتب خط کی بشارت دیکھی

شاہنشاہ ہیں سلامت | روز افزوں ہو عمر و دولت

شاہی سجے تیری شاہنشاہی | حکم ہے تیرا حکم الٰہی

ہندوستان کا راج مبارک | تخت مبارک تاج مبارک

تابع فرماں ہوگا دکن بھی | ہو پامال ترا دشمن بھی

ہے افسوس مجھے یہ شاہا | دیکھوں رخ شہ نے بچاہا
ایک وصیت ہے یہ میری | بے وارث ہے میری بچی
اسکی حمایت دل سے کیجے | اس کو اپنے سایہ میں لیجے
لایا غرض شہ اسکو محل میں | روشنی آئی مستقبل میں
قسمت نورجہاں تک لائی | وہ بھی محبت سے پیش آئی
حسن سلیقہ دیکھ کے اس کا | نورجہاں تھی دل سے شیدا
زیور و زر سے اسکو سنوارا | تازہ دلہن تھی روپ سنگارا
شہ کے محل میں رہی وہ چندے | نوکر چاکر تھے سب بندے
شاہنشہ نے اس کی منگنی | علی کوٹا میں ٹھیرائی

ایک برہمن تھا باعزت　　حوصلہ مند و اہل فضیلت

حسن جوانمردانہ میں یکتا　　ہمت ہمدردانہ میں یکتا

علم و ذکاوت میں لاثانی　　حسن و وجاہت میں لاثانی

دھوم سے کردی اسکی شادی　　شادی تھی خانہ آبادی

تھا پرلطف عجب وہ منظر　　شاہنشاہ جب آیا اندر

شاہجہاں بھی ساتھ تھا اسکے　　کل درباری اسکے پیچھے

تخت شہی کے جملہ ارکین　　تھے یہ براتی باصد تمکین

بحضوری دیکھی رسمیں برتیں　　مذہبی اور ملکی جتنی تھیں

نکلا جہیز اندر سے باہر　　صحن محل کا بھر گیا یکسر

ٹالی کو ٹاکی بھی ریاست — شاہ فنی کی روپا کو عنایت
سولہ لاکھ کا حاصل جس کا — نام پہ تھا روپا کے لکھا
پھر اس میں لاکھوں کا اضافہ — شاہ جہاں نے بھی فرمایا
عالمگیر نے بھی شاہانہ — دی جاگیر اسے سالانہ
جد و پدر کی مانند اس نے — لاکھوں ہی کے بخشے اضافے
آج بھی ہے وہ ہند میں شامل — جس کا ہے ہی لاکھ اب حاصل
جزیہ سے مستثنیٰ کر کے — دی تحریر معہ زیور کے
پیش بہا وہ شہ نے انگوٹھی — اول دن روپا کو جو دی تھی
ہے محفوظ خزانہ میں ابتک — رکھی ہے توشکخانہ میں ابتک

شایاں تھا یہ طرز عمل تھا — نخل محبت کا یہ پھل تھا

ہندو مسلم یوں باہم تھے — خلق و کرم میں یوں ہمدم تھے

برگ و ساز تھے ہم گلشن کے — سبزہ زار تھے ہر اک بن کے

جس میخانہ کے تھے میکش — مے کیا یہ تھے لعل و زر آتش

حسن عمل آئینہ تھا اپنا — معدن الفت سینہ تھا اپنا

اب کچھ قوم کی حالت دیکھو — دیکھا علم جہالت دیکھو

آئے دن کی جنگ جدل ہے — آپس ہی میں رد و بدل ہے

گائے کی قربانی پہ جھگڑا — آگ پہ جھگڑا پانی پہ جھگڑا

مسجد کی دیوار پہ جھگڑا — باجوں کی جھنکار پہ جھگڑا

جھنڈے اور نشانوں پہ جھگڑا — مذہب اور ایمانوں پہ جھگڑا

سنگھٹن کی تنظیم پہ جھگڑا — کونسل کی اسکیم پہ جھگڑا

اسپرس سوراج کے طالب — تخت کے طالب تاج کے طالب

شاہی قوت سے بے پروا — شان حکومت سے بے پروا

اپنے ہم خود آپ ہیں دشمن — اپنے لیے ہم آپ ہیں رہزن

آئی خزاں گلشن میں اپنے — بجلی ہے خرمن میں اپنے

جھونکے چلے جب تیز ہوا کے — جاری ہوئے احکام قضا کے

جام رہا وہ اور نہ ساغر — ابتر ہے محفل کا دفتر

چھایا ہوا تھا ابر جو سر پر — کھل گیا اک دن رات برس کر

یہ جس مثل نقش زمیں ہیں | بیٹھے جہاں تھے اب بھی وہیں ہیں
اٹھ سکے ہم افسوس نہ گر کے | آیا ابر ادبار کا گھر کے
برگشتہ تھی اپنی قسمت | دے بیٹھے غیروں کو حکومت
آج یہ ہے یہ بخت بد اپنا | دیکھے کوئی یہ جزر و مد اپنا
مایۂ عبرت ہم ہیں جہاں میں | ننگ شرافت ہم ہیں جہاں میں
بزم میں اب احباب نہیں وہ | دیکھا تھا جو خواب نہیں وہ
حیثیت سے جو ہم میں سر تھے | چھوٹے ہیں اب جیسے گھر تھے
شاد جو ہو دل شاد تو کیونکر | ہو پابستہ آزاد تو کیونکر
تاریخی لکھا ہے یہ قطعہ | میرے قلم کا تھا یہ حصہ

نظم مرصع ہے یہ ساری تا کہ قوم کو ہو بیداری

آمد ہے آورد نہیں ہے

صاف ہے یہ مے دُرد نہیں ہے

فہرست کتب

از تصنیفات

ہز اکسلنسی راجہ راجایان سرکشن پرشاد مہاراجہ بہادر یمین السلطنت کے سی آئی ای جی سی آئی ای

پیشکار و سابق مدار المہام سرکار عالی المتخلص بہ شاد تلمیذ حضرت غفران مکاں

نمبر	نام کتاب	قیمت	نمبر	نام کتاب	قیمت	نمبر	نام کتاب	قیمت
۱	سیر و سفر	[illegible]	۱۹	روضۂ شریفہ	۵/	۳۷	مثنوی سر وجود	۲/
۲	سیر پنجاب	۴عہ	۲۰	نذر سلطانی	۵/	۳۸	اقوال حضرت علی	۰/
۳	جام جہاں نما	۴عہ	۲۱	جذبۂ شاد	۴/	۳۹	سورج پرکاش	۸/
۴	بزم خیال سہ حصے	ے	۲۲	نغمۂ شاد	۶/	۴۰	کرشن کلا	۸/
۵	رباعیات شاد	[illegible]	۲۳	گیان درپن	۶/	۴۱	روزنامچہ شادنگر	
۶	ہدیۂ شاد	۴عہ	۲۴	دسہرا	۴/	۴۲	رین بسیرا	۲/
۷	[illegible] محبوب گنج	۱/	۲۵	سفر دو ہفتہ	۲/	۴۳	نظم [illegible]	۶/
۸	گلبن تاریخ	۲/	۲۶	صبح امید	۲	۴۴	معراج ترقی	۲/
۹	نسیم سحر	۳/	۲۷	ارمغان وزارت	عہ	۴۵	سفر گلبرگہ	
۱۰	[illegible] شاد	۲/	۲۸	مجموعہ مناجات	۲/	۴۶	قومی لیڈر	۴/
۱۱	فریاد شاد	۱۲	۲۹	شگوفۂ بہار	۳/	۴۷	کلام شاد	[illegible]
۱۲	آنکھ والا آنکھ والے کی [illegible]	۳/	۳۰	درِ حسین	۴/	۴۸	عرض حال	۲/
۱۳	موتیوں کی لڑی	۴/	۳۱	ماتم حسین	۴/	۴۹	رن بیر	۲/
۱۴	مطلع خورشید	۸/	۳۲	سپاس نامہ	۴/	۵۰	جواب باصواب	۳/
۱۵	ایمان شاد	۴/	۳۳	مخزن القوافی	عہ	۵۱	قدوم سلطانی	.
۱۶	خمار شاد	۲/	۳۴	نور چشم	۸/	۵۲	چنچل نار	.
۱۷	آئینۂ وحدت	۴/	۳۵	آشوب عظیم	۳/	۵۳	ضلع جگت	.
۱۸	بزم توحید	۲/	۳۶	مثنوی آئینۂ وجود	۳/	۵۴	پریم بچن	.

